سلسلہ دُروس قرآن

پارہ
25

خلاصہ قرآن کریم



مرتب

استاذ التحقیق والتصنیف

علامہ محمد راشد علی عطاری مدنی

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل +92312-6392663

خلاصہ قرآنِ کریم

پارہ:25

مؤلف

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش:ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

فہرست عنوانات

خلاصہ پارہ پچیس

پچیسویں پارے کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ انسان کی خود غرضی اسے اللہ سے دور کرتی ہے اس لیے نعمت میں بھی اللہ کو یاد رکھو، وحی اللہ کا براہِ راست عطا کردہ نور ہے اس لیے قرآن پر مکمل ایمان لاؤ، نبوت کا تعلق دولت اور جاہ سے نہیں اللہ کی حکمت سے ہے، باطل پر قائم دوستیاں قیامت میں دشمنی بنیں گی صرف تقویٰ کی دوستی باقی رہے گی اور سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ انسان اپنی خواہش کو معبود نہ بنالے کیونکہ یہ راستہ دل اور کانوں پر مہر کی طرف لے جاتا ہے۔

پچیسویں پارے کا پیغام: انسانی خودغرضی، وحی کی حقیقت اور خواہشِ نفس کا خطرہ

انسان کی فطری خودغرضی

پچیسویں پارے کا آغاز سورۃ حٰم السجدہ کی جاری آیات سے ہوتا ہے۔ آیت 49 میں انسان کی فطری خودغرضی کا نقشہ کھینچا:

﴿لَا يَسْاَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِوَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّفَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ﴾ (حٰم السجدہ:49)

یعنی انسان بھلائی مانگتے ہوئے کبھی نہیں تھکتا اور اگر تکلیف پہنچے تو مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔ آیت 51 میں مزید بیان ہوا کہ نعمت ملے تو منہ پھیر لیتا ہے اور مصیبت آئے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔ اس سے بڑا المیہ یہ ہے کہ تکلیف کے بعد آسانی آئے تو اسے اپنا استحقاق سمجھتا ہے اور کہتا ہے قیامت آئی بھی تو وہاں بھی مجھے سب نعمتیں ملیں گی۔ یہ وہ سوچ ہے جو انسان کو ہلاکت کی طرف دھکیلتی ہے۔

سورۃ الشوریٰ: مشورہ اور عفو کا اصول

سورۃ الشوریٰ میں قیامت کا منظر بیان ہوا کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں گے اور

فرشتے اللہ کی حمد و تسبیح کرتے ہوئے زمین والوں کے لیے مغفرت طلب کریں گے۔

آیت 8 میں بتایا کہ اگر جبری اطاعت مقصود ہوتی تو سب کو ایک دین پر رکھتا مگر جزا وسزا کا دارومدار اختیاری اطاعت پر ہے۔ آیت 36 میں فرمایا:

﴿وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ (الشوریٰ:36)

یعنی جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیاوی فائدہ ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ایمان والوں کے لیے زیادہ اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔ پھر ایک اہم اصول بیان ہوا کہ مسلمانوں کے معاملات باہمی مشاورت سے طے ہوتے ہیں اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے مگر:

﴿فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ﴾ (الشوریٰ:40)

یعنی جس نے معاف کر دیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے۔

اولاد عطا کرنا اللہ کا اختیار

آیت 49 میں فرمایا:

﴿لِلّٰهِ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ﴾ (الشوریٰ:49)

یعنی آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ کے لیے ہے، جسے چاہے بیٹیاں دے، جسے چاہے بیٹے اور جسے چاہے بانجھ رکھے۔ یہ آیت بیٹیوں پر غم کرنے والوں کے لیے سبق ہے

کہ اولاد کی نوع کا فیصلہ صرف اللہ کا ہے۔

وحی کے تین ذرائع

پھر وحی کی حقیقت بیان ہوئی کہ اللہ سے ہم کلام ہونے کے تین طریقے ہیں: براہِ راست وحی کا القا، پردے کی اوٹ سے کلام جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوا اور فرشتے کے ذریعے وحی جیسا جبرائیل علیہ السلام لاتے تھے۔ پھر فرمایا:

﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا﴾) الشوریٰ: 52 (

یعنی ہم نے آپ کی طرف قرآن کی وحی کی اور آپ پہلے نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے مگر ہم نے اسے نور بنا دیا جس سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں ہدایت دیتے ہیں۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ قرآن کا ماخذ خالص وحیِ ربانی ہے، عقل و قیاس نہیں۔

سورۃ الزخرف: نبوت اللہ کی عطا ہے، دولت کا انعام نہیں

سورۃ الزخرف میں کفارِ مکہ کا مطالبہ بیان ہوا کہ قرآن مکہ یا طائف کے کسی بڑے سرمایہ دار پر کیوں نہ اترا؟ اللہ نے جواب دیا:

﴿اَمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾) الزخرف:32 (

یعنی کیا یہ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے دنیاوی معیشت تقسیم کی ہے اور آپ کے رب کی رحمت یعنی نبوت اس مال سے کہیں بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔ منصبِ نبوت کا تعلق دولت اور سماجی مرتبے سے نہیں بلکہ اللہ کی پسند اور حکمت سے ہے۔

دنیا کی بے وقعتی: سونے چاندی کی چھتیں

دنیا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر لوگوں کے کفر کا اندیشہ نہ ہوتا تو کافروں کے گھروں کی چھتیں، سیڑھیاں، دروازے اور مسندیں سونے چاندی کی بنا دیتے کیونکہ یہ سب دنیا کا سامانِ زیست ہے اور آخرت کی نعمتیں صرف متقین کے لیے ہیں۔ پھر ایک خوفناک انتباہ:

﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ﴾) الزخرف:36 (

یعنی جو رحمان کی یاد سے اندھا ہو جائے اس پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہی اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

قیامت میں دوستیوں کا انجام

آیت 67 میں فرمایا کہ باطل پر قائم دوستیاں قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائیں گی اور دوست ایک دوسرے کے خلاف گواہ بنیں گے۔ البتہ اہلِ تقویٰ کی دوستی قیامت میں بھی جاری رہے گی اور انہیں بشارت دی جائے گی :

﴿اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ﴾) الزخرف:70 (

یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ ہنسی خوشی جنت میں داخل ہو جاؤ اور سونے کے برتنوں میں من پسند کھانے پینے کی چیزیں پیش ہوں گی۔

سورۃ الدخان: لیلۂ مبارکہ اور فرعونیوں کا انجام

سورۃ الدخان کے آغاز میں لیلۂ مبارکہ کا ذکر ہے جس میں اللہ کے فیصلے فرشتوں کو تفویض ہوتے ہیں۔ اکثر مفسرین نے اس سے لیلۃ القدر مراد لی ہے اور بعض نے شعبان کی پندرہویں شب۔ پھر بنی اسرائیل کی نجات اور فرعونیوں کے غرق کا ذکر ہوا۔ جہنمیوں کی غذا زقوم کا درخت ہو گا جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں جوش مارے گا اور متقین کے لیے جنت کی عالی شان نعمتیں ہیں۔

سورۃ الجاثیہ: خواہشِ نفس کا معبود بنانا

سورۃ الجاثیہ میں اللہ کی قدرت کی نشانیوں کے بعد ایک نہایت اہم آیت آئی :

﴿اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشَاوَةً﴾) الجاثیہ:23 (

یعنی کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا؟ اللہ نے اس کے کانوں اور دل پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ آج کے دور میں خواہشِ نفس کی غلامی سب سے بڑا خطرہ ہے۔ جب انسان اپنی خواہش کو حق پر مقدم کر دے تو وہ درحقیقت اسی کا عبادت گزار بن جاتا ہے۔ پھر منکرینِ آخرت کا وہ قدیم نظریہ بیان ہوا کہ مرنے کے بعد کچھ نہیں اور جواب دیا کہ :

﴿قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾) الجاثیہ: 26 (

یعنی کہہ دیجیے کہ اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر مارتا ہے پھر قیامت کے دن جمع کرے گا۔

سرکاری سیرت مقابلہ میں شرکت کے لیے

سیرت مقالہ نگاری کورس

06 مارچ	بعد تراویح	رات 10:30 تا 12:00

کورس میں کیا سیکھیں گے؟



- 📘 قومی "مقابلہ سیرت کتب" کیا ہے؟
- 🎯 سیرت مقابلہ میں شرکت کیوں کریں؟
- 📋 سیرت مقابلہ میں کیا کیا شامل ہے؟
- 📖 سیرت مقابلہ کے لیے کتاب کا مختصر منصوبہ
- 📚 سیرت مقابلہ کے لیے متوسط منصوبہ
- 📄 سیرت مقابلہ کے لیے مفصل منصوبہ
- 📝 سیرت مقابلہ کے آسان منصوبے
- 🏗️ سیرت مقابلہ کے محنت و مشقت والے منصوبے
- 💡 بالکل جدا نوعیت کے بالکل نئے منصوبے
- 👩‍🎓 خواتین مقابلے کی کس کیٹیگری میں حصہ لیں؟
- ⚖️ سیرت کے لیے اے آئی کا استعمال اچھا یا برا؟
- 🤖 AI / ChatGPT سے منصوبہ کیسے بنوائیں؟
- 🛠️ AI / ChatGPT سے مکمل کام کیسے کروائیں؟
- 🔍 AI / ChatGPT کے کام کو معتبر کیسے بنائیں؟

کلاس آن لائن زوم پر
ریکارڈنگ اور سرٹیفکیٹ بھی

داخلہ کی آخری تاریخ: 05 مارچ
رجسٹریشن فیس صرف 500 روپے

داخلہ کے لیے "سیرت" لکھ کر واٹس اپ کریں

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

Hadi Research Institute, International
+92 312 6392663

Become A Writer HADI Research Institute

اپنا تعلیمی ادارہ بنائیں | علم بھی پھیلائیں | حلال روزگار بھی پائیں

آن لائن اکیڈمی / انسٹیٹیوٹ کیسے بنائیں؟

کورس کے اہم نکات

- آن لائن اداروں کے فوائد، ضرورت، اہمیت
- ریکارڈڈ اور لائیو کلاسز کے الگ الگ فوائد اور طریقے
- کورسز کی آؤٹ لائن کیسے بنائیں؟
- فیس جمع کرنے اور داخلہ دینے کے محتاط طریقے
- کمپیوٹر، کی کون سی ٹریننگ ضروری ہے؟
- آن لائن کورسز کیسے کروائیں؟ مکمل ٹریننگ
- ریکارڈنگ اور سرٹیفکیٹ کیسے مہیا کریں؟
- صرف ایک لفظ کے ذریعے لمبے لمبے میسج کیسے بھیجیں؟
- کثیر افراد سے رابطہ کیسے بڑھائیں؟
- موبائل اور انٹرنیٹ کی کون سی ٹریننگ ضروری ہے؟

کورس کے زمرہ جات

- قرآن اکیڈمی کے 14 کورسز، نصاب اور طریقہ
- سیرت اکیڈمی کے 14 کورسز، نصاب اور طریقہ
- حدیث اکیڈمی کے 19 کورسز، نصاب اور طریقہ



طلباء، علماء، اسکالرز اور متخصصین
اپنی فیلڈ کے کون سے کورسز کروائیں
داخلہ کے لیے "اکیڈمی" لکھ کر واٹس اپ کریں



مدرس

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ مولانا

محمد راشد علی عطاری مدنی

داخلہ فیس انتہائی کم

پاکستان: صرف 500 روپے

ہندوستان: صرف 300 روپے

داخلہ و کلاس کی تفصیل

یہ کورس مکمل ہو چکا ہے

داخلہ فیس جمع کروا کے

مکمل ریکارڈنگ حاصل کر سکتے ہیں